

**۵۱**  
 جہاں میں گروہ میں سرور کا اظہار کیا  
 بیٹھ کر لاشہ کوئی منتقل سے نہ لایا  
 اور اس کے لئے بھی کوئی لاشہ نہ لایا  
 جہاں کی یہ تین سیدیاں تیار اظہار کیا

**۵۲**  
 یہاں محفل کے وقت طالع تقدیر  
 اس مفضل کے ہر پہلی کی ہے جاگیر  
 فردوس میں جہاں اس کو سکنا اور اللہ ہی ہے  
 اللہ ہی مقام اور اللہ ہی ہے

**۵۳**  
 انصاف و خرد کہتے ہیں باہم کہ نہ ہوگا  
 ظہری ساغلام اور نہ پتھر کا موسم  
 زندہ تھا جو مولیٰ دو عالم کا وہ مولیٰ  
 آواز غلامی سے لے کر لفظ کیا کیا

دستور پر مردی کے لئے غسل و کفن کا  
 لاشہ ہوا یا مال شہر نشہ دہن کا

دل بختن پاک کا جو رشک جہان ہے  
 ان پانچوں بہشتوں میں لہری کا مکان ہے

برو اندہ اجل کی مٹی بھلا خوف تو کیا تھا  
 بروانہ صفت شمع محمد پر ہتا تھا

**۵۴**  
 کہ عرض و عیب نہ ہو ہر دو طرف سے  
 لاشہ کو محفوظ رہے جہاں بل سے  
 دیکھو ہر مفصل سے دیکھو ہر خط سے

**۵۵**  
 اول کی صحبت سے جہاں فتح پیغمبر  
 وہ خانہ ظہری تھا غرا خانہ سرد  
 جنت سے جہاں پہلے بول آئی اٹھلے  
 وہ میر نیا کردہ نہ ظہری ہے مقرر

**۵۶**  
 اتنی مٹی سے پانچ تاروں میں تو وقت  
 واجب یہ دعا بعد از انصاف  
 باری مردی سے پہلے جہاں  
 اور میں جہاں میں ہوں یہ وہاں جانب

ملاح تراہو کے دل فسر وہ رہوں میں  
 تم سے نہ کہوں میں تو بھلا کس کہوں میں

نیشہ ہوئی مستحق جہاں وہ فغان میں  
 بعد ان کہ جہاں میں مردی کی ہوشیاری

قاسم کی ہوشیاری علی اکبر کی ہوشیاری  
 بعد ان کہ جہاں میں مردی کی ہوشیاری

**۵۷**  
 اور مومنوں کے عہد سے یہ ہم عمر  
 وہ کہوں میں ہم کا بانی ہو اور  
 ظہری وہ عزا دار باہم دو سر اور  
 دنیا میں کسی کو نہ ہر سب سے پہلا

**۵۸**  
 ظہری نے جو ان نخلوں کا کیا تیار  
 جنت میں ہوا سا یہ طوبی کا نثار  
 کہہ کر حضرت عباس علیہ السلام  
 فانی ہو گئے اس کے اسم کو وہ نہیں

**۵۹**  
 وہ طہارہ تیار کیا کہ جہاں  
 مٹھی سے کھڑے جہاں جہاں  
 یہ بیان تھا نخلستان جہاں

اس ہرم کا بانی وہ سعید انبلی ہے  
 اب خلد میں ہرم ہرم حسین ابن علی ہے

کوثر کی تو قیمت میں دیا ان کے جان کو  
 داغ غم مولا سے لیا باغ جہاں کو

پایاں جفا ہو میں کے کٹ گیارہ برس کے  
 شہرت کہانہ جہاں میں گئی پانی کو ترس کے

۸۶  
کتنا تھا کہ وہ طحاوی بنیں گے علی اکبر  
سہری کے لئے جو کا عیان سے پہلے  
ظہری کو یہ حسرت تھی اور وہ مقدر  
ہاں یہ بی بی صاحبہ ہر روز ثابت کے لیے

۸۷  
سورج ہو چکا ہو بس بی بی انجان جوان  
گھٹن جو دوہن سے لگا لگاؤن بن اربان  
فرزدار اور زنی ہو بون اسی آن  
آگے یہ اور اگر تکی پہن کر جان

۸۸  
تیری سے کہتا تھا کہ اور سید وال  
شہزادوں کی شاہی کی تو شاہی ہو گیا  
گو بیابان کی فی الحال نہیں صحت کا  
وہ بی بی نے غصہ کیا زاروں کو کسی جا

۸۹  
پہلے بچھی کا اکبر کو جوانی کا تر تھا  
اٹھارہ برس بعد نہ سہرہ تھا نہ تر تھا

۹۰  
بچہ اور خطاب بی بی ہو کو میں دون گی  
سو فخر سے لوٹھی علی اکبر کی کہوں گی

۹۱  
دنیا میں تھیں عشرت دنیا ہو مبارک  
اولاد کی اولاد کا سہرا ہو مبارک

۹۲  
جو حکم تھا تو تھا تو نہیں  
بی بی ان کے عین تھی تھی عین  
بجائے مری لال کے سہری تو نہیں  
بجائے مری لال کے سہری تو نہیں

۹۳  
کبھی جو بی بی صاحبہ نے  
کہتے ہیں کہ سنا ہے کہ سہری کو  
اور اگر تو اس کے سے وہ بلاتا  
نور پونا قالے کو اور کبھی آتا

۹۴  
جو کہتے ہیں کہ سنا ہے کہ سہری کو  
بی بی صاحبہ نے کہتے ہیں کہ سنا ہے کہ سہری کو  
بی بی صاحبہ نے کہتے ہیں کہ سنا ہے کہ سہری کو

۹۵  
شہر کا دل شاد ہو اور روح حسن کی  
دعوت میں کروں قاسم واکبر کی وہاں کی

۹۶  
کتنا تھا مے کام بھی دلخواہ نہیں گے  
جس دم یہ خوارا دم ہی نوشاہ نہیں گے

۹۷  
دو بی بی بنیں اور انجن عیش بیبا ہو  
سب کچھ ہو اگر ہار گلے کا نہ تھا ہو

۹۸  
بی بی صاحبہ کی دل اموی اللہ  
قاسم کا اور بی بی صاحبہ کا اور بیبا  
بجائے مری لال بن خلق میں نوشاہ  
اور بی بی صاحبہ کی دل اموی اللہ

۹۹  
فرزادے کتنا تھا اللہ بی بی صاحبہ  
بیباہ میں لے لے خوارا دم ہی نوشاہ  
منت سے خوشاں سے سلاپ کی روٹھار  
بی بی صاحبہ کے بیباہ میں اور خوارا دم

۱۰۰  
ظہری کو یہ حسرت تھی تھی عین  
بجائے مری لال کے سہری تو نہیں  
بجائے مری لال کے سہری تو نہیں

۱۰۱  
از راستہ گھر کو صفت عرش کروں گی  
ایک ایک قدم گھون کو میں فرش کروں گی

۱۰۲  
نور عہدہ خوارا دم ہی کو ممتاز کروں گے  
وان نفع تھا یان جہان ہمیں کافر تھا

۱۰۳  
ظہری کا سفر اور تھا باور سفر تھا  
وان نفع تھا یان جہان ہمیں کافر تھا

<p>۱۷          طہری تلوون چم کیریاں تجارت          بان مار بین باسوں کی خوشیوں          اعلا سے ولی کے لئے دین کی دولت          یان تفجیات اور وہ بیان نشانیوں</p>	<p>۱۸          کرتا جو حدیس گویا تھا کیا          مولیٰ سے الٹل لٹالے کا نہ سامان          ناچار کمال میں ہی لڑیاں میں          سچا گے بریاں میں بولیں بڑیاں</p>	<p>۱۹          وارد ہو مقفل میں جو وہ قافلہ          غش ہو گیا اجرت سے بدلتے کیا          خطیہ نہیں صورت مذہب و دیار          حب باطن و ظاہر کیا عادل نے تھا</p>
<p>۱۸          وان سے حق یان طرف قبلہ جھکا تھا          کیا لشکر شیر کا سودا برضا تھا</p>	<p>۱۹          تھا دو طرف حشر بیا یان بلا میں          وان دوست نغان میں ہوا دشمن جو کما میں</p>	<p>۲۰          یہ بھائی ہو قاسم کا یہ قاسم کی کہ میں          یہ بال کھلے مان پر یہ سر سنگر وہ میں</p>
<p>۱۹          القصر کی تجدید ہو گیا آخر          آخر نورا دن بھی کہ شکر ہو آخر          اول اور بان جو دل اور ہو آخر          پھر سر وہ نہ بھلا قائم مضطر ہو آخر</p>	<p>۲۰          اس طفل کا اوصاف کہ تھا بوجھان          اس کی کا تھا شو کہ بھائی کو میں          اک بی بی کی زبردنی ہو گیا میں          ہو کر ہوا ادا جو ان کو پر اریان</p>	<p>۲۱          پہلے تو دل میں آئی اس سال شہنشاہ          اور پھر یہ ماخون تن کا شہنشاہ          یہ بھولن کے کھاسم وہ صاحب حسرت جاگہ          بی بیوں میں شاد ہو گیا کہ کما اہ</p>
<p>۲۰          طہری کو بہت سیاہ کی حسرت تھی میں          یان کھوڑوں ہو با بانی قاسم ہوئی میں</p>	<p>۲۱          اک کہتی تھی میں بڑھ پون اور کو کھی میں          کہتے کہ یہ سیاہی بیٹے کو چلی میں</p>	<p>۲۲          مان دو دھاک کی بولی مر و دلہ ار کو دیکھا          گڑے کہا آخری دیدار کو دیکھا</p>
<p>۲۱          دیکھا منہ اپنے کسی دھاک کا جوال          جو قاسم شہنشاہ کا تھا تو تین جوال          بیٹے کی جا بڑی کہ ہے پوری یال          جوالش بھی ہے جا بڑی کا تھا تو تین جوال</p>	<p>۲۲          کس جان جو مراد دھاک شہنشاہ کی مال          گردن سے نیچا دھاک شہنشاہ کی مال          ہر لاش یہ دھاک کی چلی کہے کہ مال          پہلا پڑھی لڑی ہو گا بھی جال</p>	<p>۲۳          پھر سے بیویں چھیننے کی خواہ          لڑائیوں کا چلن کی سیاہی کو سکھا          گو چھیننے کے ہیں الفاظ تبار و          اپنی بی بی لاش کے با بین پڑھا</p>
<p>۲۲          اکبر سے نہ عیاشی سے نہ سبط نبی سے          اوس لاش کے ٹکڑے ہو کر اچانک کسی سے</p>	<p>۲۳          رن میں ہوتا گھر میں جاتی ہوں میں          ہوا کسی صحف کی گھر میں ملھا دوس میں</p>	<p>۲۴          زینب کے کہ اول ترا پچھن ہو واری          جو تم سے ترے ٹکڑے ہی میں ہو واری</p>

۲۳۹  
 یہ ناسخ صدقہ ہونی چاہئے کہ ہر کسی کو ہاری  
 ہر ایک کے لئے اور خطا خطا بخشو ہر کسی  
 کو ہر ناسخ اور ہر ہر اب نہیں ہر کسی  
 کو ہر ناسخ اور ہر ہر ہر کسی کو ہر کسی

۲۴۰  
 کہہ کرے کہ درود پڑھ کرین وہ بجا  
 لاشوں کو شہیدوں کی صدقہ کی کہ فریاد  
 سے کہہ کرے کہ نہیں بقیہ کو کہہ کرے  
 اور کہہ کرے کہ نہیں بقیہ کو کہہ کرے

۲۴۱  
 قاسم کے بار بار سے مولیٰ لاش آیا  
 ناگاہ خیاں اور غم غم شہر کا آیا  
 نجیبین حسین کے تو غم غم میں سے آیا  
 منجھے سے سناؤں کو شہر دین سے آیا

۲۴۲  
 انہوہ قلع میں مری گھر بنے کو دیکھو  
 دیکھو یہ جگہ اور مرے آنے کو دیکھو

گھر میں تو ہوا اور اٹھنا موسیٰ کا  
 اور مرے آنے کو دیکھو اور مرے آنے کو

فرمایا کہ بیٹا مری خوش میں آؤ  
 دریا پہ چلو پانی بیو ہوش میں آؤ

۲۴۳  
 دو طرفہ تھیں انہوں میں غم غم  
 صاحب تھیں ہر کسی میں غم غم  
 والی تھیں ہر کسی میں غم غم  
 وارث تھیں ہر کسی میں غم غم

۲۴۴  
 والی تھیں ہر کسی میں غم غم  
 قاسم کے بار بار سے مولیٰ لاش آیا  
 پہلے سے کہہ کرے کہ نہیں بقیہ کو کہہ کرے  
 بن بیٹا یا بیٹا کہہ کرے کہ نہیں بقیہ کو کہہ کرے

۲۴۵  
 اس میں غم غم کے غم غم  
 ہر کسی میں غم غم کے غم غم  
 تھیں ہر کسی میں غم غم کے غم غم  
 است بہ فریادوں کو کہہ کرے کہ نہیں بقیہ کو کہہ کرے

۲۴۶  
 بچپن میں لڑاپے کی سزا وار تھی کبیرا  
 والی مری ایسی ہی گتہ گار تھی کبیرا

کس گتہ گار کی ہون اور نہ جفا تھی جو اصل کی  
 بیوست جگہ میں ہونی بڑھی کئی جھیل کی

بیہوش تھی سنتر ہی سنتر ہوش میں آئے  
 پھیلادیا ہاتھوں کو اور خوش میں آئے

۲۴۷  
 اب بی بی جانے مجھے فسوس کی کیا  
 جب کہ نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو  
 ہوشنگان تہ نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو  
 ہون قطع مری ہاتھوں کو کہہ کرے کہ نہیں بقیہ کو کہہ کرے

۲۴۸  
 بابا کو بجا اور جو دم نزع وہ دلار  
 گھر کے جلا لیاں لے کر ہر کسی کو کہہ کرے  
 دامان سے اور حقا قہ میں لے کر ہر کسی کو کہہ کرے  
 رگ چھیل بار بار کہہ کرے کہ نہیں بقیہ کو کہہ کرے

۲۴۹  
 ہوشنگان تہ نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو  
 ہون قطع مری ہاتھوں کو کہہ کرے کہ نہیں بقیہ کو کہہ کرے  
 ہوشنگان تہ نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو  
 ہون قطع مری ہاتھوں کو کہہ کرے کہ نہیں بقیہ کو کہہ کرے

۲۵۰  
 ساتھ آپ کے تو بیٹی اوس آن نہ نکلی  
 ب لاش تک دیکھ چکی جان نہ نکلی

وان پیاس سحر کے مسافر ہوئے اکبر  
 تب لاش بہ نشہ ہو چکے کہ تھر ہوئے اکبر

اعدائے جو بچھا کہ یہ کیا کہ تہین اصغر  
 نشہ نے کہا امت کی دعا کہ تہین اصغر

<p>۵۳۵</p> <p>مولانا کوئی نہ ہر اور مرگے اصفیہ      لاش اس کی ہر صری شہدے قریب علیہ      چھڑ کر کی جانب تپتے ہیں      ہر حکم کے بارے میں</p>	<p>۵۳۶</p> <p>شہید کے گریہ کا اور رونا کا      کی غمی جو دم صبر اور امانت      اگر کیا فان دی غمی تپتے ہیں      اس دم جو راز غمی تپتے ہیں</p>	<p>۵۳۷</p> <p>ابغلیانہ نقاش رخ نامہ مولانا      یوں بھینچا ہوا دوزخ کا نقاش      شکستے ہو لولا مولانا      اس جنگ کا حکم نہ بچھا</p>
<p>پھلتا ہو جگر ظلم کیوں کیا میں شقی کر      سینے پر چڑھا رکب ادوش نبوئی کے</p>	<p>کوئی نہ جماعت کو اور دھار نہ اور ہر      یہ ہنسنا یہ رونا ہر ترا دہیان کہ ہر ہر</p>	<p>نقاش کوئی ہو تو لکھے نقشہ و خاک      حاکم کو میں دکھلاؤں مرقع شہد کا</p>
<p>۵۳۸</p> <p>تپا دیکھ کر حسرت سے کہنے لگتے      پانی نہ دے اور شکر دے کہے      تاپتے ہی تپتے ہیں اس وقت      سینے چھی بیچارہ اگر جاوے</p>	<p>۵۳۹</p> <p>بیکے ہوئے من عبادت نہ بچا      وزارت میں بیان کا پی پی میں      مولانا شاد کے وہاں ہر اسلام      اور بچ کر باقی قوم بیان خیر خواہ</p>	<p>۵۴۰</p> <p>کھا کر نقاش خاک وار نہ      لاسا سے تپتے ہیں عمر سعید      خاک سے دیا تپتے ہیں      اور لو لگا کہ بان نقاش تو فصل کا</p>
<p>تکلیف کوئی نہ جگہ نہ دے گا یہ کیس      سجدہ بھی اشاروں ہی کر کے گا یہ کیس</p>	<p>غل مل گیا سب شہر لولاک ہوئے فوج      پانف نے کہا نچتیں پاک ہوئے فوج</p>	<p>اک صف میں تصویریں ہوں مفقود      اک صف میں سنگین ہوں اسیران سن</p>
<p>۵۴۱</p> <p>تامل کیا دفعہ کی شاہی      بچھا سوئی استیلا دینے      بھر بائیں دن دیکھتے رہتے      تپتے کے ہمارا جو صاحب</p>	<p>۵۴۲</p> <p>تھا جاکر پھری دن کے ہر      اور شام تک اس میں      شب انہیں بیان میں ہوا تو      زندہ رہتے تپتے ہوئی</p>	<p>۵۴۳</p> <p>اب شام کو تپتے ہیں      تپتے ہیں وہ تپتے ہیں      نقشہ و تصویر کا تپتے ہیں</p>
<p>نیت نہ ابھی کر کہ مجھے سخت عجب ہے      اک وقت میں کیا خندہ و گریہ کا سب ہے</p>	<p>میں سن میں جرم عقدہ کشا تھے      رو با ہوں میں قیدی بستر خرد تھے</p>	<p>مشہور ہواں صاحب طہیر ہوا      شہوں میں نہ بچا ہو تصویر ہوا</p>

۴۲۲  
 عالم کما انبوی نقشبندی  
 تصور میں اس کی صورت ہے  
 بر منفی و بدیہ و کمال  
 اور عین بر سر مشرب

۴۲۳  
 سخیف کردن شکلوں کو  
 کھینچنا یا نقاشی  
 نقشے بنانے کے لیے  
 اور کمال و کمال

۴۲۴  
 پوچھنا سواری میں  
 اور کمال و کمال  
 اور کمال و کمال

عابد کا بھی نقشہ نہیں مشہور  
 تصویر کے بھی باڈوں میں  
 اور کمال و کمال

کیون قدر زمان شکلوں کی  
 جس میں عالمی جان ہی  
 اور کمال و کمال

سر کے پہ تو گردن شہ  
 اور کمال و کمال

۴۲۵  
 نقاشی میں عالمی  
 اور کمال و کمال

۴۲۶  
 اس قدر دور میں  
 اور کمال و کمال

۴۲۷  
 نقاشی میں عالمی  
 اور کمال و کمال

اگر تو رکے اور بقا ہوں  
 تب تکلیف نہیں ہوں  
 اور کمال و کمال

سر سے لکھوں اگر غازی  
 یا پشت خمیدہ لکھوں  
 اور کمال و کمال

پہلے جو شہید ہوں  
 نیز ہوں نہ ہوں  
 اور کمال و کمال

۴۲۸  
 عین کی کیا کیا  
 اور کمال و کمال

۴۲۹  
 وہ وال جو تصور  
 اور کمال و کمال

۴۳۰  
 عین کی کیا کیا  
 اور کمال و کمال

جو عاشق حیدر وصلہ  
 عباس کی تصویر بنا  
 اور کمال و کمال

یہ نشان سواری شہ  
 بسن یا عین  
 اور کمال و کمال

کھینچی جو شہادت لب  
 فریاد سنی و عطشا  
 اور کمال و کمال

یہ لکھنا ہے  
 اور کمال و کمال

۵۵۳  
 اوس سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 کھنکھانی اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا

۵۵۴  
 یہ لاش کے کھنکھانی اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا

۵۵۵  
 نقاش سے پہلے بنایا اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا

۵۵۶  
 سینے سے مرے شکر کی تصویر مٹا دی  
 برا بکبر و عیاش کے دو داغ بنا دے

۵۵۷  
 لب نشہ رہی لاڈلی خواہ شہدا کی  
 سقائی سکھتے کی نہ کچھ خوب ادا کی

۵۵۸  
 پر خون ہر جبین گیسوؤں خاک پڑی ہے  
 اک بی بی اونہیں لاش کی بالین کھڑی ہے

۵۵۹  
 نقاشے غنیمت سے پہلے بنایا اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا

۵۶۰  
 اوس لاش کی حسرت سے پہلے بنایا اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا

۵۶۱  
 اولاد سے پہلے بنایا اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا

۵۶۲  
 ہم دست شہر بان سے بھی دکھ پائیں گے بھائی  
 کل شب کو مری ہاتھ بھی کٹ جائیں گے بھائی

۵۶۳  
 یہ لاشوں کے ہاتھوں کے پہریات ہوئے تھے  
 تصویر کے لکھنے کو قلم ہات ہوئے تھے

۵۶۴  
 پھر کون وہاں لاش میں متغول نغان ہے  
 یافت کی نہ آئی کہ شبیر کی مان ہے

۵۶۵  
 دل خاص کے پہلے بنایا اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا

۵۶۶  
 انقضائے شہد آری کے وہ خوب  
 سار جسم کے بھی وہ شبیر کی تصویر  
 دیکھا کہ لاش اور لاش کی تصویر

۵۶۷  
 یہ لاشوں سے پہلے بنایا اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا  
 اور سنبھلے تصور سے پہلے بنایا

۵۶۸  
 جب حلق علی اعتبارے شہر بنایا  
 نقاش نے پہلے قلم تیر بنایا

۵۶۹  
 لپٹائی ہے سینے سے شہر بنایا  
 سر کھولے ہوئے بیٹی ہے سینہ دسر کو

۵۷۰  
 لکھا ہے کہ بیرون بیچر خاک ملے تھے  
 اک چھوٹی سی بی بی میں بندے بارہ گلے تھے

۵۶۲  
حاکم کے حضور یا عمر سے قضا کا  
توجہ میں زمین بوس ہو اور پکارا  
کے نقل ہو اور شکر سے بوسا  
ہونے میں بار بار کے اقبال کا مارا

۵۶۵  
تین شکر پکارا کہ جا تیرے سخن سے  
عاشق ہی فریج نشکن تیرے سخن سے  
تیرا ادب زنت کی شاہ میں ہے  
تیرے فیض میں اوسب نہ ہو اور نشہ میں ہے

۵۶۱  
ابوہریرہ کا سین کچھ ایسی ہی کی خفا دیکھا  
کیا وقت پر ضروری تو نشان خدا دیکھا  
سب ایک خط بیرون مخرج رو دیکھا  
تیری سوچ چلا بابا سلکینہ کا لگا دیکھا

۵۶۳  
اک باغ نیا تجھ کو دکھاؤں میں قضا کا  
دکھلا دیا یہ کہہ کے مرقع شہدا کا

۵۶۴  
یہ ماہ نبی ہاشمی اور سیف خدا ہے  
چلا کے سکینہ نے کہا میرا چچا ہے

۵۶۲  
ابوہریرہ کے سین اور ترسے بس میں ٹرے ہیں  
کیا حکم ہے سب تیری گتہ گتہ کا کھڑے ہیں

۵۶۳  
حاکم نے مرقع کو کچھ اٹھون پکارا  
مظاہر کے لئے کچھ سے صاحب دربار  
تصویریں اوس میں ہوتی رہتے تیرے دربار  
کچھ اوستے اور کتنے کا حاکم خوار

۵۶۴  
پھر ایک جگہ دیکھی درون دھاک کی تصویر  
نیال بدن دھاک کے عضابین کے تیر  
اور لانس کی بالین میں سین کی تصویر  
حاکم نے بوجھ اور وہی مرقع کے تیرے

۵۶۹  
باؤں میں وہم آ گیا بیٹھین کہ بیٹھین  
اب دل بھی لگے آگے بیٹھین کہ بیٹھین  
استادہ میں عرصہ ہوا بیٹھین کہ بیٹھین  
کچھ پونے بیٹھین کہ بیٹھین

۵۶۴  
نرا لوگ تلے کس کے شہنشاہ امم ہیں  
تب شکر تکر سے پکارا کہ یہ نام ہیں

۵۶۵  
اک رات کا دو طہا ہی فرزند حسن ہے  
یہ سینہ وہ پیر پیرت رہی اوس کی دامن ہے

۵۶۸  
خوشتر میں ہر اک جنبہ طلب گار بد ہے  
میں ہوں مری ان ہو مر اہبائی واحد ہے

۵۶۴  
بہادری سے کچھ کھتا وہ حاکم سے بہتر  
ہو نہی تصویر میں اک سنتے کی تصویر  
مجاہدین کی رہی ہے وہ صاحب قہر  
پہلوں تلک نے نہیں دیکھی ہر تصویر

۵۶۵  
تھا جو سیدوں کی بار بار وہ گراہ  
یا تلک کی بار بار وہ بان آل بد گراہ  
جو باؤں میں زاد ہوں کے سوچ کے آہ  
میرا زینب کے کہ او ظالم بد گراہ

۵۶۸  
دیکھا کہ کس نے کہا کجا اوس نورندان  
سو یا تلک میں کس نے جو وہ دیکھ جان  
دیکھا کہ کہتے ہیں تم ہی باہر جان  
تیرے مری سوچ کو رہے گا پستان

۵۶۸  
حاکم نے کہا ایسا بھی نقشہ نہیں دیکھا  
سنتے کو کہ میں نہر میں بیسا نہیں دیکھا

۵۶۹  
بس دیکھ چکا خوب مرقع شہدا کا  
اب دیکھ مرقع تو اسیران بدلا کا

۵۶۸  
زنگل میں تو اسی ہی مخرج ردا ہے  
مقتل میں تو اسما ہر لے گور پڑا ہے



<p><b>۱۷۷</b>          جو کچھ تو نے کرنا ہوا سیدار          بلو کہ اسے اسے چون کہہ کر دیا ایک بار          اور لوٹ بھی سب علم دی جو حق قرار          منگو اور دینے ہائے پورین سیدنیان سیدار</p>	<p><b>۱۷۸</b>          نظری نے نہی ہائے شہینا کی جو تیار          بولاکہ صاف خبر کہ کیا ہے جو رو داد          رونا ہوا آیات جہدہ سجاد          جان در پیر پیر جہاد کا تھا سناد</p>	<p><b>۱۷۹</b>          ہر گروہ جو چھوڑا سناد وہ نہیں ہر          نشکر گروہ چھوڑا سناد وہ نہیں ہر          ہر گروہ جو چھوڑا سناد وہ نہیں ہر          ہر گروہ جو چھوڑا سناد وہ نہیں ہر</p>
<p>غریب کو چلائے کے بشیر آل عبا کو          زینت نے کہا پہلے چلو کرٹ بلا کو</p>	<p>واقف تھا جو نظری بہت آئین عرب سے          خاموش ہوا دور کھڑا پاس ادب سے          وہ بولاکہ سب مر گئے سجاد حزمین ہر</p>	<p>غریب کو چلائے کے بشیر آل عبا کو          زینت نے کہا پہلے چلو کرٹ بلا کو</p>
<p><b>۱۸۰</b>          انقضہ طے وان سوسو گور زینیان          نقل بن جو پوچھو تو کیا توڑی کا سنا          ارکات کی رات ابن علی شہزادان          اوج کوچ لاری ہوسے بانا اور افغان</p>	<p><b>۱۸۱</b>          خدیجہ کلب سے کہا اے نبیہ اللہ          کن سیکوئ شہینون کا جو خاندان کا          برون حسین کے نسب سے لو کہ گاہ          بولاکہ شہزادہ واقف نہیں کیا آہ</p>	<p><b>۱۸۲</b>          خدیجہ کلب سے کہا اے نبیہ اللہ          کن سیکوئ شہینون کا جو خاندان کا          برون حسین کے نسب سے لو کہ گاہ          بولاکہ شہزادہ واقف نہیں کیا آہ</p>
<p>ہر کیچے میں کہتے تھے یہی ہیٹ کر سر کو          بے قافلہ سالار چلا قافلہ کھر کو</p>	<p>مان فاطمہ ہر اسکی پدھر حق کا دینی ہر          کیا اور بھی دنیا میں حسین ابن علی ہر          ماتم ہوا سیدانیوں میں سبط نبی کا</p>	<p>ہر کیچے میں کہتے تھے یہی ہیٹ کر سر کو          بے قافلہ سالار چلا قافلہ کھر کو</p>
<p><b>۱۸۳</b>          طہری سے نہیں نے تھر م آہ          نظری بھی سفر سے وطن تھا اسی راہ          منزل پر قیام ایک جگہ ہوا ناگاہ          وان چہ نظری نوادھر بارگاہ</p>	<p><b>۱۸۴</b>          پہنچتے تھے شہینون کا وہ شاہ ناگاہ          پوچھاں سے فصل جہدہ سجاد          ایتوں پر ان کرین کون نہیں آہ</p>	<p><b>۱۸۵</b>          خدیجہ کلب سے کہا اے نبیہ اللہ          کن سیکوئ شہینون کا جو خاندان کا          برون حسین کے نسب سے لو کہ گاہ          بولاکہ شہزادہ واقف نہیں کیا آہ</p>
<p>وان فرش کا سامان تھا تیر غذا حق          اس قلبے میں ہائے شہینا کی صدا حق</p>	<p>بچپن غم شاہ سے ہونے لگا نظری          نزدیک بشیر ان کے رونے لگا نظری          دل چھٹتا ہر تم دونوں کی ماور کہ بیان ہر          او میرے خزانہ وہ نہیں لائوں میں کہان ہر</p>	<p>بچپن غم شاہ سے ہونے لگا نظری          نزدیک بشیر ان کے رونے لگا نظری          دل چھٹتا ہر تم دونوں کی ماور کہ بیان ہر          او میرے خزانہ وہ نہیں لائوں میں کہان ہر</p>

نہی ہر گروہ جو چھوڑا سناد وہ نہیں ہر

<p>۵۶۱      اس وقت تو بوی سے بچاؤ کے لئے      بابتک روک دین میں سے وہ بچاؤ      بھاری گیا کھڑے ہوئے تھے آہ      پر اس کا طلب تو نہیں ہو جاوے</p>	<p>۵۶۲      بھاری نے درست سے بچاؤ کے لئے      وہ اس کو بچاؤ کے لئے بیاہ گیا      بیاہ دین میں سے وہ بچاؤ کے لئے      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ</p>	<p>۵۶۳      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ</p>
<p>۵۶۲      شہسار سے تاج جو سر پر سے اٹھا تھا      سرنگے وہ اس تم سے سدا اہل وفا تھا      سجاو سے میں عرض کروں کہ تو حرم سے      دینیا میں گھر کی تیرے ہدایت کی عرض ہو</p>	<p>۵۶۳      شہسار سے تاج جو سر پر سے اٹھا تھا      سرنگے وہ اس تم سے سدا اہل وفا تھا      سجاو سے میں عرض کروں کہ تو حرم سے      دینیا میں گھر کی تیرے ہدایت کی عرض ہو</p>	<p>۵۶۴      شہسار سے تاج جو سر پر سے اٹھا تھا      سرنگے وہ اس تم سے سدا اہل وفا تھا      سجاو سے میں عرض کروں کہ تو حرم سے      دینیا میں گھر کی تیرے ہدایت کی عرض ہو</p>
<p>۵۶۳      سجاو کی خدمت میں بچاؤ کے لئے      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ</p>	<p>۵۶۴      سجاو کی خدمت میں بچاؤ کے لئے      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ</p>	<p>۵۶۵      سجاو کی خدمت میں بچاؤ کے لئے      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ</p>
<p>۵۶۴      کہنا یہ بھی گو کہنا رس گئے قاسم      افسوس کہ دن بیاہ کے مار گئے قاسم      وہ بوی کھڑے جانی ہوں میں تیری خبر کو      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ</p>	<p>۵۶۵      کہنا یہ بھی گو کہنا رس گئے قاسم      افسوس کہ دن بیاہ کے مار گئے قاسم      وہ بوی کھڑے جانی ہوں میں تیری خبر کو      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ</p>	<p>۵۶۶      کہنا یہ بھی گو کہنا رس گئے قاسم      افسوس کہ دن بیاہ کے مار گئے قاسم      وہ بوی کھڑے جانی ہوں میں تیری خبر کو      بچاؤ کے لئے بچاؤ کے لئے بچاؤ</p>
<p>۵۶۵      شادی کی سال ہی وضع میں ناگاہ      کہ بوی کی شادی کی رو سے کہنا      شادی کی سال ہی وضع میں ناگاہ      کہ بوی کی شادی کی رو سے کہنا</p>	<p>۵۶۶      شادی کی سال ہی وضع میں ناگاہ      کہ بوی کی شادی کی رو سے کہنا      شادی کی سال ہی وضع میں ناگاہ      کہ بوی کی شادی کی رو سے کہنا</p>	<p>۵۶۷      شادی کی سال ہی وضع میں ناگاہ      کہ بوی کی شادی کی رو سے کہنا      شادی کی سال ہی وضع میں ناگاہ      کہ بوی کی شادی کی رو سے کہنا</p>
<p>۵۶۶      وہ بوی کہ بچاؤ کا رٹو اب اسکو بتا دو      قبر علی اکبر کا مجاور ہی بنا دو      شادی میں مساوت کے لئے کو گئی تھی      پر سناشہر منگولم کا دینے کو گئی تھی</p>	<p>۵۶۷      وہ بوی کہ بچاؤ کا رٹو اب اسکو بتا دو      قبر علی اکبر کا مجاور ہی بنا دو      شادی میں مساوت کے لئے کو گئی تھی      پر سناشہر منگولم کا دینے کو گئی تھی</p>	<p>۵۶۸      وہ بوی کہ بچاؤ کا رٹو اب اسکو بتا دو      قبر علی اکبر کا مجاور ہی بنا دو      شادی میں مساوت کے لئے کو گئی تھی      پر سناشہر منگولم کا دینے کو گئی تھی</p>

<p>۵۹۰          چھائی کا اچھی سنگ نہیں ہے چھایا          سب شادویں سے چھائی کو کہہ کر          گریباہ میں کوئی چھایا نہ چھپایا          ہمسایہ کوئی چھایا نہ لانا تو نہ آریا</p>	<p>۵۹۱          شہیدانِ آزادی کو چھائی میں          کسی پرست ہو جو کہیں یہ سزاوار          ہو چاہوں ایران میں یہ سزاوار          ہوتی ہے اس سیاہ کا انجام اور راجا</p>	<p>۵۹۲          سہم کا تصدق ہے نہیں چھایا          سہاوار سے خالق ہے چھایا          حضرت کی دعا ہے چھایا          چھوڑو اسے مانجھے کاتب چھایا</p>
--	--	---

میں کہتے ہیں شہدائی ہوں اور کل کی خورادی  
 صد گئی کل منھدی پہلو پر ہوں شادی  
 میں بی بی کے صدر ہے ہوں میں بی بی کی بلاوں  
 فرماؤ قدم رنجہ تو آنکھوں پہ بٹھالوں  
 کھانے کو نہ پیسے کو نہ سونے کو رہی ہوں  
 دنیا میں فقط چھائی کے روئے کو رہی ہوں

<p>۵۹۳          چھپ چھپ کے لے لے لے لے لے لے لے لے          دو جا رہے ہیں چھپ چھپ چھپ چھپ          اگر چہ ازادہ ہو تو میں سیاہ میں چھپوں          چیت چھپ چھپوں میں چھپ چھپوں</p>	<p>۵۹۴          زینب کے لئے لے لے لے لے لے لے لے لے          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ          زینب کو چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ          پیاروں کوئی اور چھپ چھپ چھپ چھپ</p>	<p>۵۹۵          زینب کے لئے لے لے لے لے لے لے لے لے          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ          شادی کا چھپوں کی لے لے لے لے لے لے لے          سزاوار و اسباب تو سب لے لے لے لے لے لے</p>
---	--	---

ہم لوگ ہیں ندوہ شہر میں ویشر میں  
 شادی ہو تو اسباب بھی شادی ہو گھر میں  
 ہر قدر جو تو ہم طرف میں چھپ جاوے  
 جاوے گی جو میں اوچھے چھپا ہوں گے اگر  
 فرقا میں چھپ چھپ بہ بہت روئے گے اگر  
 جاوے گی جو میں اوچھے چھپا ہوں گے اگر

<p>۵۹۶          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ</p>	<p>۵۹۷          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ</p>	<p>۵۹۸          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ          چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ</p>
--	--	--

کہ تو نہیں سکتی کہ ادب مد نظر ہے  
 جان چھو تو چل بیٹھو کہ لڑکی کا گھر ہے  
 شبیر تلک لالین محفل رہی زینب  
 اتوں کہ میں جانے کے قابل رہی زینب  
 ناموگی یہ شہمت نہ کہ میں جانے کی بانو  
 جانے کی تو اب زیر زمین جانے کی بانو

<p>۴۴          کھجکے کیا نہیں ہے جس کی تصویر          مستند پر کھجکے کا خون پھر اجاگر نہیں          منہ پر علم کا بارہ زبیاں اول          زینت کے کہیں جاگم کہیں کوئی نہیں</p>	<p>۴۵          بیابانی شہبکی آواز قضا          ایسی بیسی طہری اور طراد دست ہمارا          کجاو زینت خاطر نشانی اور سی گوارا          و در و در زکری کو بی بیخیم خدارا</p>	<p>۴۶          مان قائم نواز شاہ کی رود و بیچارگی          پہلو میں ہے برادر بھو بیٹی ہماری          وہ بیابانی قاسم کے کونسل پر طاری          زبیاں کی اول وہ کہیں خوشنویان کی</p>
<p>۴۷          محفل میں ہر اک شیعہ و مومن کو بٹھا کے          بھر شوق سے تم جانا کہ ان آئین کے ہم بھی          لینے کو گیا آل رسول دو سرا کے</p>	<p>۴۸          تعزیر میر امرے بھائی کا علم بھی          تم جانا کہ ان آئین کے ہم بھی          لینے کو گیا آل رسول دو سرا کے</p>	<p>۴۹          جس ناظمین باندھو ہو کنگنہ کو دہن          کنگنہ مان کنگنہ تھا اور کنگنہ سن مٹی          بھر شوق سے تم جانا کہ ان آئین کے ہم بھی          لینے کو گیا آل رسول دو سرا کے</p>
<p>۵۰          کھجکے کی حالت میں غم سے بے جا کہ          اور غم سے بے جا کہ بیان غم میں          دار و در و در و در و در و در و در          بر دو میں غم سے بے جا کہ بیان غم میں</p>	<p>۵۱          شہنشاہ کے حرم میں طہری اور علم          شہنشاہ کی کنگنہ کے دان ہم          شہنشاہ کے حرم میں طہری اور علم          شہنشاہ کی کنگنہ کے دان ہم</p>	<p>۵۲          کجاو زبیاں میں حسن کی ہون غدار          کجاو زبیاں میں حسن کی ہون غدار          کجاو زبیاں میں حسن کی ہون غدار          کجاو زبیاں میں حسن کی ہون غدار</p>
<p>۵۳          پتلی کی طرح سب کی جو پوشاک سیدھی          سادہ اس کی شیم رن نظری میں جگہ مٹی</p>	<p>۵۴          بیابان صد چاک شہنشاہ امم دو          اور حضرت عباس کا پر خون علم دو</p>	<p>۵۵          شادی میں مٹی پر لگی تا شہر قدم سے          سر کر گیا دو طہا کا مری تیغ ستم سے</p>
<p>۵۶          قوم خلق عیش نظر کے نظر کو کسا          بان سیاہ کسا کسا مان اور غم کو کسا          بیخیم ہو جو مان کسی کون نومان          سادات کو تھا شادی قائم کا نظر کو کسا</p>	<p>۵۷          منگو داو یا جا رہے یہ اسباب صبران          زوج کو لیا سا کھ جلا کھ اور بیان          دیکھ کر کہتا تھا کہ جس کا جو سامان          یاد ہو کر کھراج حسین نے بن مان</p>	<p>۵۸          دل کا زین نظری کے پونی اس طرح طاری          کجاو زبیاں میں حسن کی ہون غدار          کجاو زبیاں میں حسن کی ہون غدار          کجاو زبیاں میں حسن کی ہون غدار</p>
<p>۵۹          محفل میں بیامام مولیٰ کی کرو تم          روئے میں عدو فاطمہ زہرا کی کرو تم          دو طہانہ بنے ہرے جوان آل عبا کے</p>	<p>۶۰          محفل میں بیامام مولیٰ کی کرو تم          روئے میں عدو فاطمہ زہرا کی کرو تم          دو طہانہ بنے ہرے جوان آل عبا کے</p>	<p>۶۱          ارمان سر و دل کا نکلتا نہیں واری          بے حکم تمھارا کوئی چلتا نہیں واری</p>

<p>۱۱۱۱          سب سے پہلے تو اس کی تعریف کی جائے          جو اس کی شان و شوکت کو بیان کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے</p>	<p>۱۱۱۲          سب سے پہلے تو اس کی تعریف کی جائے          جو اس کی شان و شوکت کو بیان کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے</p>	<p>۱۱۱۳          سب سے پہلے تو اس کی تعریف کی جائے          جو اس کی شان و شوکت کو بیان کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے</p>
---	---	---

اصغر سب سے پہلے بھائی تم ہمارا رہا باقی  
 تم مر گئے اور دماغ مختار رہا باقی  
 کیانف تلک محو سے بعد کھجرت  
 پنجاہ و نہر دیکھ نہ صد کھجرت

<p>۱۱۱۴          سب سے پہلے تو اس کی تعریف کی جائے          جو اس کی شان و شوکت کو بیان کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے</p>	<p>۱۱۱۵          سب سے پہلے تو اس کی تعریف کی جائے          جو اس کی شان و شوکت کو بیان کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے</p>	<p>۱۱۱۶          سب سے پہلے تو اس کی تعریف کی جائے          جو اس کی شان و شوکت کو بیان کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے</p>
---	---	---

عائد نے سلام اذکار کیا رنج و تپ سے  
 اور پتھر تو پائیں طرس آگے ادب سے  
 حق بھائی کے ماتم کا اور اگر گئی زینت  
 بس مرثیہ خوان بس کہ قصا اگر گئی زینت

<p>۱۱۱۷          سب سے پہلے تو اس کی تعریف کی جائے          جو اس کی شان و شوکت کو بیان کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے</p>	<p>۱۱۱۸          سب سے پہلے تو اس کی تعریف کی جائے          جو اس کی شان و شوکت کو بیان کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے</p>	<p>۱۱۱۹          سب سے پہلے تو اس کی تعریف کی جائے          جو اس کی شان و شوکت کو بیان کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے          اور اس کی عظمت کو ظاہر کرے          اور اس کی بزرگی کو ظاہر کرے          اور اس کی شان و شوکت کو ظاہر کرے</p>
---	---	---

فرا کوئی حاضر تھا حسین اس علی کا  
 فرمایا کہ پڑھ مرثیہ فرزند نبی کا  
 سب کپڑے میں ماکڑے کی کچھ پوش نہیں ہے  
 اور کھائی گمان ہو کچھ صورت تو دکھا دو

<p>۱۶          نادان سکھنے سے بھی آرزوی دارد          بابا علی صغیر کو مری گوید میں دور          یا تو نے کہا والی مری سے سب سے          اگر بیوہ کو کہد کہ کس کی بیوہ</p>	<p>۱۷          زین صوفی صورت بیابان را جانان          در بیان شکر کا قاسم کی جا جانان          جلوہ برق لعینوں کو دکھا جانان          صلیب کا پول کو دکھا جانان</p>	<p>۱۸          عسکر کا سکین بلوٹھا نیک نام          ایوول میں رنگا سوسو پورہ نام          خجی شہر سے بھی مری سے سب سے          یوں کار کس کی بیوہ</p>
<p>۱۹          کبرائے کہا بابا عنایت کی گھڑی ہو          بیوہ خیر بیوہ ہے تسلیم گھڑی ہو          ایشیت حرم میں کمانوں کی نظر آتی ہے          دیوار تلوار کی دہشت سے گھڑی جاتی ہے          جتنے میدان میں لاشیں ہیں نظر آتے ہیں          جو کہ زندہ ہیں دہشت سے سرے جاتی ہیں</p>		
<p>۲۰          طبع و سبب نہ دکھائی سالی          کہ بیگم کی بیگم بیگم کی بیگم          آقا جو طبع و سبب نہ دکھائی          شخص کی بیگم کی بیگم</p>	<p>۲۱          گویا شکر زلف میں اس شوقیہ          عسکر لعین کا چھب چھوٹا          اپنے شہدوں کا کھرا کھرا بیگم          بیگم کی بیگم کی بیگم</p>	<p>۲۲          عسکر کا سکین بلوٹھا نیک نام          ایوول میں رنگا سوسو پورہ نام          خجی شہر سے بھی مری سے سب سے          یوں کار کس کی بیوہ</p>
<p>۲۳          جگر حقروا دل پر یہ الطاف و عطا ہو          فرد میں میں غم کی گری ہو جی جی ہو          زخمی فوج ستمگارا دکھے جاتے تھے          دھوپ میں لاشیں شہیدوں کی نظر آتے تھے          جنگ عبا میں کسی شخص میں بہت ہوگی          شیر کی بیگم میں بھی شیر کی طاقت ہوگی</p>		
<p>۲۴          غل پر میدان میں کوئی نہیں          اور جانان سے واپس ہو جاتے ہیں          فوج و سبب نہ دکھائی سالی          کہ بیگم کی بیگم بیگم کی بیگم</p>	<p>۲۵          اس خوراک کا کہ کیا دن بوداورد          چوہ لوہے کے عرق اور قدم زور          عسکر لعین کے گارہ مرد و          سنے دیکھو ہے حضرت عباس</p>	<p>۲۶          عسکر کا سکین بلوٹھا نیک نام          ایوول میں رنگا سوسو پورہ نام          خجی شہر سے بھی مری سے سب سے          یوں کار کس کی بیوہ</p>
<p>۲۷          غل پر اک شور و طاقت نہیں گفتار کی          آمد آمد پس چیدہ کرہ کی ہے          کہ جوانوں سے کلاب مرگ تھاری آئی          پسر شیر الہی کی سواری آئی          شہر و خلق انھیں لوگوں کی تہ میں ہیں          ناخ عہدہ کتا باختر میں شیرین ہیں</p>		